كُلَّمَا خَرَجَ قَرْنٌ قُطِعَ، حَتَّى يَخْرُجَ فِي عِرَاضِهِمُ الدَّجَّالُ

جب بھی ان کا کوئی گروہ پیدا ہوگا ختم کر دیا جائے گا، یہاں تک کہ انہیں میں سے دجال نکلے گا

www.KitaboSunnat.com

خوارج عصر

داعش کے اصول

خطاب:

بدر بن محمد البدر/ حفظہ اللہ

مترجم:

د/ اجمل منظور المدنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ
مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام
محدث لائبریری
کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھر پور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إن الحمد لله، نحمده ونستعينه ونستغفره ونستهديه، ونعوذ بالله من شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا، من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادي له، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده ورسوله.

امابعد:

داعش تنظیم جسکا پورا نام" الدولۃ الاسلامیہ فی العراق والشام" ہے، فی الواقع یہ ایک خارجی اور باغی جماعت ہے جو مسلم نوجوانوں کو دھوکہ دیکر اسلامی خلافت کے نام پر انہیں بیوقوف بنا رہی ہے، جب کہ حقیقت میں وہ نہ تو اسلامی خلافت کی طرف دعوت دیتے ہیں اور نہ ہی کسی اسلامی شریعت کی طرف، بلکہ یہ ایک تکفیری جماعت کی طرف نوجوانوں کو ڈھکیل رہے ہیں، جس طرح کہ اس سے پہلے افغانستان میں القاعدہ والے کر چکے ہیں، کہ وہ جمع ہو کر بظاہر مسلمانوں میں یہ عام کرتے تھے ہم سوویت روس کے خلاف جہاد کر رہے ہیں جبکہ حقیقت میں وہ وہاں پر مسلم حکومتوں کے خلاف پلاننگ کر رہے تھے، چنانچہ افغانی حکومت میں جگہ بنا کر وہ عراق کی طرف متوجہ ہوئے اور پھر نصیریہ سے قتال کرنے کے نام پر ملک شام کی طرف بڑھے، اور حقیقت میں یہ اپنے لئے ایک محفوظ جگہ کی تلاش میں تھے جس طرح پہلے کے خوارج حروراء میں جمع ہوئے تھے، اور پھر وہیں سے پلاننگ بنا کر مسلمانوں میں قتل وخونریزی مچانا شروع کیا تھا، وہی طریقہ انہوں نے بھی اپنایا تھا، سو یہ دور حاضر میں غالی خوارج ہیں۔ اور خوارج وہ پہلا فرقہ ہے جس نے مسلمانوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی متحدہ جماعت سے سب سے پہلے خروج کیا ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے کہا کہ انکا جد امجد ہی تھا جس نے سب سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کرتے ہوئے کہا تھا کہ اے محمد! انصاف سے کام لیں کیوں کہ آپ انصاف نہیں کر رہے ہیں۔ چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خوارج سے قتال کا حکم دیا اور اس حکم کی تعمیل کرتے ہوئے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں صحابہ نے ان سے قتال کیا، اور انکے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے کہ اگر میں انہیں پا جاؤں تو قوم عاد کی طرح مار کر تباہ کر دوں۔

* نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان خوارج کے اوصاف اور ان کی مذمت کے بارے میں نیز ان سے قتال کرنے کے بارے میں بہت ساری احادیث وارد ہوئی ہیں چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے بارے میں فرمایا: (يَأْتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَاءُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ، يَقُولُونَ: مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ) ترجمہ: آخر زمانہ میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو کم عمر والے، کم عقل اور بیوقوف ہوں گے۔ باتیں وہ کہیں گے جو دنیا کی بہترین بات ہوگی۔ لیکن اسلام سے اس طرح صاف نکل چکے ہوں گے جیسے تیر جانور کے پار نکل جاتا ہے۔ ان کا ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، تم انہیں جہاں بھی پاؤ قتل کر دو، کیونکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کے قتل سے قاتل کو قیامت کے دن ثواب ملے گا۔(صحیح بخاری: ۳۶۱۱)۔

-حُدَثَاءُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ ۔کم عمر والے،کم عقل اور بیوقوف ہوں گے۔
داعش کے یہ نمایاں صفات میں سے ہے،کیونکہ وہ شریعت اسلامیہ سے بالکل نابلد ہیں،ایک کم عمر ہونے کی وجہ سے اور دوسرے کم فہم ہونے کی وجہ سے۔

- اسی طرح انکے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ، وَصَوْمَهُ مَعَ صَوْمِهِمْ) ترجمہ:اس کی نماز کے مقابلہ میں تم میں سے ہر ایک شخص اپنی نماز کو کمتر اور حقیر سمجھے گا۔

یعنی یہ لوگ عبادت گزار ہوں گے،لوگوں کو خوب اپنی عبادت کا اظہار کریں گے،پہلے انہیں اسی وجہ سے قراء کیا جاتا تھا،اور جب ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا کہ یہ تو بڑے عبادت گزار ہیں تو آپ نے فرمایا کہ یہ راہبوں سے زیادہ عبادت گزار نہیں ہیں۔اسے بخاری نے تعلیقا روایت کیا ہے۔

آپ کا مراد یہ ہیکہ انکا عمل مقبول نہیں ہے،کیونکہ یہ سنت کے مطابق عمل نہیں کرتے،اسی لئے انکے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ قرآن کو پڑھیں گے مگر انکے گلے سے نیچے نہیں اترے گا۔

کہا گیا کہ اس سے مراد یہ ہیکہ اس پر انہیں کوئی اجر نہیں ملے گا۔

یہ بھی کہا گیا کہ اس سے مراد یہ ہیکہ وہ اسے نہیں سمجھیں گے۔

اور ہم نے دیکھا کہ وہ قرآنی آیات پڑھتے تو ہیں مگر انکا مفہوم نہیں جانتے جیسا کہ عبداللہ بن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عمر رضی اللہ عنہما نے خوارج کے بارے میں کہا ہیکہ وہ کفار سے متعلق نازل آیات کو مسلمانوں پر اتار دیتے ہیں، کیونکہ وہ قرآن کو نہیں سمجھتے۔

- اسی طرح انکے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ) ترجمہ: یہ اسلام سے اس طرح صاف نکل چکے ہوں گے جیسے تیر جانور کے پار نکل جاتا ہے۔

یعنی یہ بھی اسی طرح دین سے نکل چکے ہوں گے۔اسی حدیث کی بنیاد پر خوارج کی تکفیر کے تعلق سے سلف کے یہاں اختلاف پایا جاتا ہے، جس میں دو مشہور اقوال ہیں، جنہیں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنے فتاوی میں اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں نقل کیا ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا اس میں دو قول ہے، ایک جگہ آپ نے انکی تکفیر کی ہے اور ایک جگہ انہیں باغی کہا ہے۔

- ان کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا: (فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ) ترجمہ: تم انہیں جہاں بھی پاؤ قتل کر دو، کیونکہ ان کے قتل سے قاتل کو قیامت کے دن ثواب ملے گا۔

جس قدر مذمت خوارج کی آئی ہے اتنا کسی کی مذمت وارد نہیں ہوئی ہے، اور داعش غالی خوارج میں سے ہیں، پہلے یہ خوف اپنے کو خوارج کہتے تھے، پھر بعد یہ اس لقب سے پرہیز کرنے لگے، اور اس وقت یہ لوگوں کو بیوقوف بنانے کیلئے نئے نئے نام رکھتے ہیں جیسے کہ تنظیم القاعدہ، الدولہ الاسلامیہ، جبھۃ النصرہ، جی ہاں یہ جبھۃ النصرہ بھی خارجیوں کی جماعت ہے، بلکہ یہ بھی غالی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خوارج میں سے ہیں، یہ داعش سے کسی طرح کم نہیں ہیں، کچھ لوگ ان سے دھوکے میں ہیں، اور یہ سمجھتے ہیں کہ انکا تعلق خوارج سے نہیں ہے، یہ اہل سیریا کی مدد کرنے آئے ہیں، یہ بالکل دھوکہ ہے، بلکہ یہ بھی داعش کی طرح ہیں، دونوں میں بس فرق یہ ہیکہ داعش والے اپنے قتل وخونریزی کی نمائش کرتے ہیں اور مسلم عورتوں کو لونڈی بناتے ہیں، انکے اموال کو مسل غنیمت سمجھتے ہیں، اور یہ سب ظاہر بھی کرتے ہیں جبکہ جبھۃ النصرہ والے ان سب کا اظہار نہیں کرتے، ورنہ جرم میں دونوں ایک ہی درجے میں ہیں۔

یہاں شاہد یہ ہیکہ یہ سب خوارج ہیں گرچہ یہ اپنا نام خوارج نہ رکھیں، اور یہ خود کو خوارج اسلئے نہیں کہتے ہیں تاکہ لوگ ان سے نفرت نہ کریں، وہ نوجوان جنہیں یہ دھوکہ دیکر جہاد اور نصرت مسلمین کے نام پر اپنی جال میں پھنساتے ہیں وہ ان سے متنفر نہ ہوں۔ جب کہ حقیقت میں یہ تباہ کاری پھیلاتے ہیں اور مسلمانوں کی ذلت ورسوائی کا باعث ہیں، یہ صرف مسلم ممالک میں فساد اور قتل وخونریزی عام کرتے ہیں، چنانچہ انہیں کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ اہل اسلام کو قتل کریں گے اور اہل اوثان یعنی کافروں کو چھوڑ دیں گے۔

چنانچہ یہ یہود ونصاری کو قتل نہیں کرتے ہیں، یہ جب سے میدان قتل وفساد میں اترے ہیں صرف مسلمانوں ہی کا خون بہا رہے ہیں، کافروں کے قریب نہیں جاتے، اسی لئے انکے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشین گوئی فرمائی ہے کہ یہ اہل اسلام کو قتل کریں گے اور اہل اوثان یعنی کافروں کو چھوڑ دیں گے جیسا کہ صحیحین میں وارد ہوا ہے۔

چنانچہ دیکھا گیا کہ یہ مساجد میں بم دھماکہ کرکے مصلیان کو قتل کرتے ہیں جبکہ یہ کبھی بھی گرجا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں اور یہودیوں کے عبادت خانوں میں بم دھماکے نہیں کرتے۔

یہاں شاہد یہ ہیکہ داعش خارجی گروہ ہے، جس کے بہت سارے اصول ہیں، جو انکے اعمال کو دیکھے گا وہ انکے اصول کو پہچان لے گا کہ انکے اصول بعینہ وہی ہیں جو پہلے کے خوارج کے تھے، بلکہ انہوں نے کچھ زیادہ ہی کر دیا ہے،لیکن انکے افعال سب کے سب بالکل وہی ہیں جو پہلے کے خوارج کے تھے۔

مجھے بڑا تعجب ہوتا ہے جب دیکھتا ہوں کہ بعض دھوکے میں پڑھ لوگ داعش کا دفاع کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ خوارج نہیں ہیں، بلکہ یہ خوارج کے خلاف ہیں، حالانکہ یک غالی خوارج میں سے ہیں، اور یہ جو داعش کا دفاع کر رہا ہے یا تو جاہل اور انکی حقیقت سے نابلد ہے، یا داعش کا طرفدار ہٹ دھرم ہے، دونوں میں سے کوئی ایک ضرور ہوگا۔

یہاں شاہد یہ ہیکہ اس گمراہ فرقے کہ کچھ اصول ہیں، چنانچہ داعش کے کچھ اصول درج ذیل ہیں:

۔مسلمانوں کی تکفیر کرنا:

یہ ان خوارج کے یہاں پہلا اصول ہے، چنانچہ یہ کبائر کی بنیاد پر مسلمانوں کی تکفیر کرتے ہیں، حتی کہ بسا اوقات صغائر کی بنیاد پر بھی تکفیر کر دیتے ہیں، یعنی یہ خوارج ایک مسلم کی تکفیر کسی بھی گناہ کے ارتکاب پر کر دیتے ہیں، خواہ وہ کبیرہ ہو یا صغیرہ، حافظ محمد الکراجیکی نے اپنی کتاب "نکت البیان فی القرآن" کے اندر کہا کہ گناہوں کے باب میں خوارج سب کو کفر سمجھتے ہیں خواہ وہ گناہ کبیرہ ہو یا صغیرہ۔یعنی شرک کے سوا دوسرے گناہ، یعنی یہ کسی بھی گناہ کے ارتکاب پر مسلمانوں کی تکفیر کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیتے ہیں، اور یہی چیز داعش کے یہاں بھی دیکھی گئی ہے کہ یہ بھی معمولی گناہ پر تکفیر کر دیتے ہیں، اور جب یہ کسی کی تکفیر کرتے ہیں تو اسے مرتد کہہ کر اس پر ارتداد کا حد بھی نافذ کرتے ہیں، یعنی اسے قتل کر کے اس کی بیوی اور بچوں کو غلام اور لونڈی بنا لیتے ہیں، اور اسکی دولت لوٹ لیتے ہیں، اور اسکے گھر پر قبضہ کر لیتے ہیں، اور یہ سب بلاد شام میں دیکھا گیا ہے، ہر کوئی اسے جانتا ہے۔

جبکہ مسلمان کی تکفیر کرنا حرام ہے، امام ذہبی رحمہ اللہ نے کتاب الکبائر کے اندر نقل کیا ہے کہ تکفیر مسلم کبیرہ گناہ ہے، اور خوارج نے گناہوں کی بنیاد پر تکفیر کرنے کے باب میں کتاب وسنت اور اجماع سلف کی مخالفت کی ہے، ارشاد باری تعالی ہے: (إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ وَمَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا) ترجمہ: بے شک اللہ اس بات کو نہیں بخشے گا کہ اس کا شریک بنایا جائے اور بخش دے گا جو اس کے علاوہ ہے، جسے چاہے گا اور جو اللہ کے ساتھ شریک بنائے تو یقینا وہ بھٹک گیا، بہت دور بھٹکنا۔ (النساء:۱۱۶)۔

یہاں یہ وضاحت ہیکہ اللہ تعالی شرک کو معاف نہیں کرے گا، لیکن جہاں تک دیگر کبیرہ گناہوں کا تعلق ہے تو ایک مسلمان اگر کبیرہ سے بغیر توبہ کے مر جائے تو وہ رب کی مشیئت کے تحت ہوتا ہے، وہ چاہے گا تو اسکی معصیت کے اندر عذاب دے گا اور پھر چھوڑ دے گا، اور اگر چاہے گا تو معاف کر دے گا، جیسا کہ اللہ نے فرمایا کہ اور بخش دے گا جو اس کے علاوہ ہے، جسے چاہے گا۔ (النساء:۱۱۶)۔

اہل سنت والجماعہ کا یہی عقیدہ ہے ایسے مسلم کے بارے میں جو کبائر کا ارتکاب کرتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مگر یہ خوارج اسے دین اسلام ہی سے نکال دیتے ہیں، خواہ وہ کبیرہ ہو یا صغیرہ، اسلئے کہ یہ کبیرہ اور صغیرہ دونوں قسم کے گناہوں کی بنیاد پر مسلمان کو اسلام سے خارج کر دیتے ہیں، صرف گناہ کبیرہ ہی نہیں، ایک روایت میں وارد ہوا ہے:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِأَخِيهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا".

ترجمہ: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص نے بھی اپنے کسی بھائی کو کہا کہ اے کافر! تو ان دونوں میں سے ایک کافر ہو گیا۔" (صحیح بخاری: ۶۱۰۴)۔

(کیونکہ کسی مومن کو کافر، کافر ہی کہہ سکتا ہے، ایک مومن دوسرے مومن کو کافر نہیں کہہ سکتا، اگر کہتا ہے تو جس کو کہا ہے وہ حقیقت میں اگر کافر کہلانے کا مستحق ہے تو وہ کافر ہے، ورنہ کہنے والا اس کے سزا میں کفر کے وبال میں مبتلا ہوگا۔ اس لیے کوئی بات سوچ سمجھ کر اور زبان کو قابو میں رکھ کر ہی کہنی چاہیئے۔ مترجم)۔

اسی طرح ایک دوسری روایت کے اندر وارد ہوا ہے: (أَيُّمَا امْرِءٍ قَالَ لِأَخِيهِ: يَا كَافِرُ، فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا، إِنْ كَانَ كَمَا قَالَ، وَإِلَّا رَجَعَتْ عَلَيْهِ) ترجمہ: جو شخص اپنے بھائی کو کافر کہہ کر پکارے تو دونوں میں سے ایک پر کفر آجائے گا۔ اگر وہ شخص جس کو اس نے پکارا کافر ہے تو خیر (کفر اس پر رہے گا) ورنہ پکارنے والے پر لوٹ آئے گا۔ (صحیح مسلم: ۶۰)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث سے تکفیر کی سنگینی کا پتہ چلتا ہے کیونکہ تکفیر شرعی حکم ہے، مگر یہ لوگ شرعی احکام میں بھی لاپرواہی اور جہالت کا شکار ہیں۔

امام اسماعیلی نے اپنی کتاب "عقیدۃ اھل الحدیث" کے اندر نقل کرتے ہیں کہ شرک کے سوا دوسرے کسی بھی گناہ کے سبب تکفیر نہ کرنے پر اہل سنت والجماعہ کا اجماع ہے، اور یہ اجماع بہت سارے اہل علم نے نقل کیا ہے کہ ایک مسلمان اگر گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرتا ہے تو وہ دین اسلام سے خارج نہیں ہوگا سوائے کفر صریح یا شرک صریح کے۔

امام ابو اسماعیل نیسا پوری صابونی نے اپنی کتاب "عقیدۃ السلف واصحاب الحدیث" کے اندر نقل کیا ہے کہ ایک خارجی نے عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے کہا کہ اے ابن مبارک! اس آدمی کے بارے میں کیا کہیں گے جو شراب پیتا ہو پھر اسی حالت میں اسکی وفات ہوگئی ہو؟ تو آپ نے کہا کہ میں اسے اسلام سے خارج نہیں کہتا، تو اس خارجی نے کہا کہ اے ابن مبارک میں تو تمہیں مرجی سمجھتا ہوں، تو ابن مبارک نے کہا کہ مرجئہ مجھے قبول نہیں کرتے ہیں۔

یعنی اہل سنت والجماعہ کے نزدیک مرتکب کبیرہ مومن ہے اپنے ایمان کے ساتھ اور فاسق ہے اپنے گناہ کے ساتھ۔

یہاں شاہد یہ ہیکہ خوارج اپنے مخالفین پر مرجی ہونے کا الزام لگاتے ہیں۔

-اس گمراہ فرقے کا دوسرا اصول یہی ہیکہ یہ اپنے مخالفین پر مرجی ہونے کا الزام لگاتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ یہ اہل سنت والجماعہ کو مرجئہ کہتے ہیں، اور یہ مرجی کے وجوب قتل کا عقیدہ رکھتے ہیں، اور یہ انکا قدیم اصول ہے، کیونکہ آپ یا تو انکے تکفیری عقیدے کی تائید کریں اور انکا ساتھ دیں یا انکی مخالفت کریں تو آپ پر فورا یہ مرجی ہونے کا الزام لگا دیں گے۔

-اس گمراہ منحرف فرقے کا تیسرا اصول:

یہ معصوم مسلمانوں کے خون کو حلال سمجھتے ہیں، جبکہ مقاصد شریعت میں خون کی حفاظت شامل ہے، اسی لئے اسلام کے اندر خون کو حلال سمجھنا حرام ہے، بلکہ یہ گناہ کبیرہ ہے، جیسا کہ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے کتاب الکبائر کے اندر نقل کیا ہے، ارشاد باری تعالی ہے :(وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا) ترجمہ: اور جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی جزا جہنم ہے، جس میں ہمیشہ رہنے والا ہو اور اللہ اس پر غصے ہو گیا اور اس نے اس پر لعنت کی اور اس کے لیے بہت بڑا عذاب تیار کیا ہے۔(النساء:۹۳)۔

یہ پانچ سزائیں ایک ساتھ ہیں، جو صرف اس شخص کے لئے خاص ہیں جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے، اور یہ خوارج جان بوجھ کر مسلمانوں کا قتل کرتے ہیں، اور کتاب اللہ کے اس حکم کی صریح مخالفت کرتے ہیں کہ جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی جزا جہنم ہے، جس میں ہمیشہ رہنے والا ہو اور اللہ اس پر غصے ہو گیا اور اس نے اس پر لعنت کی اور اس کے لیے بہت بڑا عذاب تیار کیا ہے۔(النساء:۹۳)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح یہ سنت رسول کی بھی مخالفت کرتے ہیں جیسا کہ اس حدیث کے اندر وارد ہوا ہے:

عَنْ أَبِي مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: " مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللَّهِ، حَرُمَ مَالُهُ، وَدَمُهُ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ ".

ترجمہ: ابو مالک سے روایت ہے کہ انکے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: "جس شخص نے "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللہ" کہا اور انکار کیا ان چیزوں کا جن کو پوجتے ہیں سوائے اللہ کے (آدمی ہوں یا جن، اوتار، جھاڑ، پہاڑ یا بت وغیرہ) تو حرام ہو گیا مال اس کا اور خون اس کا، اور اس کا حساب اللہ پر ہے۔" (صحیح مسلم: ۲۳)۔

اسی طرح ایک دوسری روایت کے اندر وارد ہوا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا إِلَى يَوْمِ تَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ، أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ، قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: اللَّهُمَّ اشْهَدْ، فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ، فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ) ترجمہ: تمہارا خون اور تمہارے مال تم پر اسی طرح حرام ہیں جیسے اس دن کی حرمت اس مہینہ اور اس شہر میں ہے، تا آنکہ تم اپنے رب سے جا ملو۔ کہو کیا میں نے تم کو اللہ کا پیغام پہنچا دیا؟ لوگوں نے کہا کہ ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ! تو گواہ رہنا اور ہاں! یہاں موجود غائب کو پہنچا دیں کیونکہ بہت سے لوگ جن تک یہ پیغام پہنچے گا سننے والوں سے زیادہ (پیغام کو) یاد رکھنے والے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثابت ہوں گے اور میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی (ناحق) گردنیں مارنے لگو۔ (صحیح بخاری:۱۷۴۱)۔

اس طرح خون کو حلال کرنے میں یہ اہل سنت والجماعہ کے خلاف ہیں کیوں کہ اہل سنت والجماعہ کے نزدیک خون کی حرمت پر اجماع ہے، ناحق کسی کی جان نہیں لے سکتے، مگر یہ خوارج اسے جائز سمجھتے ہیں اور اس میں لذت محسوس کرتے ہیں، چنانچہ یہ مختلف طریقوں سے سزائیں دیکر مارتے ہیں اور اس پر ہنستے ہیں، مردہ سروں سے کھیلتے ہیں، بلا شبہ اہل اسلام ایسی غیر انسانی حرکتوں کا ارتکاب نہیں کر سکتے، یہ تو ایسے ہی کر رہے ہیں جس طرح برما کے مسلمانوں کے ساتھ بدھسٹ دہشت گردوں نے کیا، کہ جنہوں نے مسلمانوں کی لاشوں کو جلا دیا اور انکے جسم کا مثلہ کر دیا، بالکل اسی طرح داعش نے بھی مسلمانوں کے ساتھ کیا ہے، دونوں کے دل ایک ہی جیسے درندہ صفت ہیں۔

چنانچہ ان کے اصول میں سے مسلمانوں کے خون کو حلال سمجھنا بھی ہے یہ یہود ونصاری کو قتل نہیں کرتے ہیں، یہ بدھسٹوں اور ہندوؤں کو قتل نہیں کرتے ہیں یا صرف مسلمانوں کو قتل کرتے ہیں اسلئے یہ مسلمانوں کیلئے کفار سے بھی زیادہ خطرناک ہیں، انہیں کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ اہل اسلام کو قتل کریں گے اور اہل اوثان یعنی کافروں کو چھوڑ دیں گے۔

-خوارج عصر داعش کا چوتھا اصول:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلم حکام کے خلاف خروج کرنا، یہ حکام کیلئے سمع وطاعت کو ضروری نہیں سمجھتے، بلکہ انکے اصول میں شامل ہے حکام کی مخالفت اور ان سے دشمنی کرنا، اور اسی بنیاد پر یک انکے خلاف خروج کرنے کو جائز سمجھتے ہیں، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے نام پر یا تو قول کے ذریعے یا فعل کے ذریعے، اور یہی ان کا خروج ہے۔

قول کے ذریعے یہ حکام کی شان کو گھٹانے کی کوشش کرتے ہیں، ان کے خلاف جھوٹ بولتے ہیں، اور حقائق کو الٹ کر پیش کرتے ہیں۔

یا پھر فعل کے ذریعے، یعنی اسلحہ کے ذریعے ان سے قتال کرتے ہیں۔

اور بلاشبہ مسلم حاکم کے خلاف خروج کرنا حرام ہے، یہ گناہ کبیرہ ہے، جیسا کہ امام ذہبی رحمہ اللہ نے کتاب الکبائر کے اندر نقل کیا ہے کہ یہ اہل جاہلیت کا عمل ہے، جیسا کہ شیخ محمد بن عبد الوھاب رحمہ اللہ نے مسائل جاہلیت میں ذکر کیا ہے، چنانچہ آپ نے اس کتاب میں حاکم کی سمع وطاعت نہ کرنے کو جاہلی امور میں شمار کیا ہے، جب کہ حکام کی سمع وطاعت کرنا دینی فریضہ ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا) ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور ان کا بھی جو تم میں سے حکم دینے والے ہیں، پھر اگر تم کسی چیز میں جھگڑ پڑو تو اسے اللہ اور رسول کی طرف لوٹاؤ، اگر تم اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتے ہو، یہ بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے زیادہ اچھا ہے۔ (النساء:۵۹)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

یہاں اولو الامر سے مراد حکام ہیں جیسا کہ ابو ہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہے۔ تفسیر طبری۔

اس طرح خوارج نے حکام کی اطاعت نہ کر کے اللہ اور اسکے رسول کی صریح مخالفت کی ہے۔جیسا کہ اس حدیث کے اندر وارد ہوا ہے:

عن ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:" مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ عَلَيْهِ، فَإِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً".

ترجمہ: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہیکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے اپنے امیر کی کوئی ناپسند چیز دیکھی تو اسے چاہے کہ صبر کرے اس لیے کہ جس نے جماعت سے ایک بالشت بھر جدائی اختیار کی اور اسی حال میں مرا تو وہ جاہلیت کی سی موت مرے گا۔“ (صحیح بخاری: ۷۰۵۴)۔

کیونکہ اہل جاہلیت حاکم کیلئے سمع و طاعت کرنا ضروری نہیں سمجھتے تھے۔

اسی طرح ایک دوسری روایت کے اندر وارد ہوا ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: " مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ، وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيرِي فَقَدْ أَطَاعَنِي، وَمَنْ عَصَى أَمِيرِي فَقَدْ عَصَانِي "،

ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

”جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔“ (صحیح مسلم: ۱۸۳۵)۔

اس روایت کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ واضح کردیا کہ حاکم کی اطاعت نہ کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت نہ کرنا ہے۔

ابن ابی حاتم نے ”عقیدۃ الرازیین“ کے اندر حاکم کے خلاف خروج و بغاوت کرنے کی حرمت پر اہل علم کا اجماع نقل کیا ہے، اور کہا کہ سلف اسے جائز نہیں سمجھتے ہیں۔

جب کہ داعش کے اصولوں میں سے ہے کہ یہ کتاب وسنت اور اجماع سلف سے احتجاج نہیں کرتے ہیں، یہ اجماع کو حجت بھی نہیں مانتے، بلکہ سنت کو بھی حجت نہیں مانتے، بلکہ سنت کو تو انکے جدامجد نے اسی وقت رد کردیا تھا جب اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کرتے ہوئے کہا تھا کہ اے محمد انصاف کرو کیونکہ آپ انصاف نہیں کر رہے ہیں، اس طرح یہ کتاب اللہ کو بھی حجت نہیں مانتے، بلکہ یہ اپنی خواہشات نفس کو نصوص شرعیہ ہر مقدم ٹھہراتے ہیں، ایسے ہی لوگوں کے بارے میں اللہ تعالی نے فرمایا ہے: (وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا) ترجمہ: اور جو کوئی رسول کی مخالفت کرے، اس کے بعد کہ اس کے لیے ہدایت خوب واضح ہو چکی اور مومنوں کے راستے کے سوا (کسی اور) کی پیروی کرے ہم اسے اسی طرف پھیر دیں گے جس طرف وہ پھرے گا اور ہم اسے جہنم میں جھونکیں گے اور وہ بری لوٹنے کی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جگہ ہے۔(النساء:۱۱۵)۔

اس آیت سے واضح ہوا ہیکہ اجماع کی مخالفت کرنا حرام ہے،اور یہ لوگ اجماع کی کوئی پرواہ ہی نہیں کرتے۔

-اسی طرح اس منحرف گروہ کے اصولوں میں علماء کرام پر طعن و تشنیع کرنا بھی شامل ہے:

داعشی گروہ علماء کی کوئی قدر نہیں کرتی بلکہ یہ قدیم زمانے سے خوارج کا اصول رہا ہے کہ یہ ہمیشہ علمائے امت کی شان میں گستاخی کرتے آئے ہیں،ان پر جھوٹے بہتان باندھتے اور طعن و تشنیع کرتے آئے ہیں،کبھی انہیں درباری ملا کہتے ہیں،تو کبھی انہیں حیض ونفاس کا مولوی کہتے ہیں،کبھی ان پر واقع حال کی سمجھ نہ رکھنے کا طعنہ دیتے ہیں،علمائے امت کے خلاف اسی طرح کے پروپیگنڈوں کا یہ بازار عام کرتے ہیں،تا کہ یہ امت کو علماء سے کاٹ دیں،اور پھر اپنے تفجیری اور تکفیری علماء سے جوڑ دیں،یہ انکا قدیم اصول ہے۔جبکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے:(وَمَا أَرۡسَلۡنَا مِن قَبۡلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوحِيٓ إِلَيۡهِمۡ فَسۡـَٔلُوٓاْ أَهۡلَ ٱلذِّكۡرِ إِن كُنتُمۡ لَا تَعۡلَمُونَ) ترجمہ:اور ہم نے تم سے پہلے نہیں بھیجے مگر مرد،جن کی طرف ہم وحی کرتے تھے۔سو ذکر والوں سے پوچھلو،اگر تم شروع سے نہیں جانتے۔(النحل:۴۳)۔

یہاں اہل ذکر سے مراد علماء مراد ہیں مگر یہ علماء کی طرف کبھی بھی رجوع نہیں کرتے،جب کہ علماء کی فضیلت اور انکی مدح وستائش میں بے شمار احادیث مروی ہیں،انہیں میں مسند احمد کی یہ روایت بھی ہے جسے علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ لَمْ يُجِلَّ كَبِيرَنَا وَيَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيَعْرِفْ لِعَالِمِنَا حَقَّهُ۔

ترجمہ: سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص میری امت میں سے نہیں ہے جو ہمارے بڑوں کی عزت چھوٹوں پر شفقت اور عالم کا مقام نہ پہچانے۔ (مسند احمد)۔

یعنی وہ ہم اسے طریقے اور منہج پر نہیں ہے جو عالم کا مقام نہ پہچانے۔

اور یہ داعشی علماء کا مقام پہچاننا تو دور ان سے نفرت کرتے ہیں، اسی لئے ابوعثمان صابونی نے اپنی کتاب "عقیدۃ السلف واصحاب الحدیث" کے اندر کہا ہے کہ اہل کی ایک نشانی یہ بھی ہیکہ یہ ائمہ سنت اور اسکے علماء سے محبت کرتے ہیں۔

اس طرح علماء سے محبت کرنا اہل سنت کی نشانی ہے، اور علماء سے بغض رکھنا اہل بدعت کی نشانی ہے، اسلئے ایک مسلمان کیلئے ضروری ہیکہ وہ از اصول کو اچھی طرح جان لے، کیونکہ یہ بہت ہی اہم اصول ہے، چنانچہ اگر آپ کسی کو دیکھیں کہ وہ علمائے سلف پر کلام کرتا ہے اور انکی شان کو گھٹاتا ہے یا ان پر طعن وتشنیع کرتا ہے، تو جان لیں کہ وہ سنت پر نہیں ہے، بلکہ وہ بدعت پر قائم ہے، اہل سنت علماء کا مقام پہچانتے ہیں اور انکی قدر کرتے ہیں کیونکہ شریعت نے ان کی طرف رجوع کرنے کا ہمیں حکم دیا ہے جیسا کہ فرمایا: (فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ) ترجمہ: سوذکر والوں سے پوچھلو، اگر تم شروع سے نہیں جانتے۔ (النحل: ۴۳)۔

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص میری امت میں سے نہیں ہے جو ہمارے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بڑوں کی عزت چھوٹوں پر شفقت اور عالم کا مقام نہ پہچانے۔(مسند احمد)۔

-اس گمراہ اور منحرف گروہ کے اصولوں میں سے جھوٹ بولنا اور حقائق کو مسخ کرنا بھی ہے:

اس اصول میں خوارج عصر داعش نے متقدمین خوارج کی مخالفت کی ہے جو کہ جھوٹ نہیں بولتے تھے جیسا کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ وہ جھوٹ کو گناہ کبیرہ سمجھتے تھے، اور اسکی بنیاد پر اسکی تکفیر کر دیتے تھے، اسی لئے وہ جھوٹ نہیں بولتے تھے، مگر جھوٹ بولنا آج کے خوارج داعش اور نصرہ جیسے لوگوں کے اصول میں شامل ہے چنانچہ یہ جھوٹ کو جائز سمجھتے ہیں، جبکہ جھوٹ نفاق کی علامت ہے، جیسا کہ حدیث کے اندر وارد ہوا ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ ".

ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "منافق کی تین نشانیاں ہیں، جب بولتا ہے جھوٹ بولتا ہے، جب وعدہ کرتا ہے خلاف کرتا ہے اور جب اسے امین بنایا جاتا ہے تو خیانت کرتا ہے۔" (صحیح بخاری: ۶۰۹۵)۔

اسی طرح صحیحین میں وارد ہوا ہے:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ، فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدِّيقًا، وَإِيَّاكُمْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَالْكَذِبَ، فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ، وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَّابًا".

ترجمہ: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سچائی کو لازم پکڑو کہ سچ نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنت کی جانب رہنمائی کرتی ہے اور آدمی ہمیشہ سچ بولتا ہے اور سچ کی تلاش میں رہتا ہے حتیٰ کہ اسے اللہ کے ہاں صدیق لکھا جاتا ہے اور جھوٹ سے بچو۔ جھوٹ گناہ کی جانب لے جاتا ہے اور گناہ آتشیں جہنم کی جانب لے جاتا ہے اور آدمی ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ میں کوشش کرتا رہتا ہے تو اسے اللہ کے ہاں جھوٹا لکھا جاتا ہے۔" (صحیح مسلم: ۲۶۰۷)۔

مگر جھوٹ کو انہوں نے اپنے اصولوں میں شامل کر رکھا ہے، یہ جھوٹ بولتے ہیں اور اس پر ابھارتے ہیں، بلکہ بسا اوقات یہ سچ سے تحذیر کرتے اور اس سے روکتے ہیں، جبکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ) ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ (التوبہ: ۱۱۹)۔

جبکہ یہ نہ تو سچ بولتے ہیں اور نہ ہی سچ کی تلاش کرتے ہیں۔

-اسی طرح اس منحرف گروہ کے اصولوں میں سے دھوکہ اور خیانت بھی ہے:

چنانچہ یہ بڑے غدار اور خائن بھی ہوتے ہیں، جب کہ اسلام میں خیانت حرام ہے، امام ذہبی رحمہ اللہ نے کتاب الکبائر کے اندر اسے کبائر میں شمار کیا ہے، ارشاد باری تعالی ہے: (وَإِمَّا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَخَافَنَّ مِن قَوْمٍ خِيَانَةً فَانبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَىٰ سَوَاءٍ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ)

ترجمہ: اور اگر کبھی تم کسی قوم کی جانب سے کسی خیانت سے فی الواقع ڈرو تو (ان کا عہد) ان کی طرف مساوی طور پر پھینک دو۔ بے شک اللہ خیانت کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا۔ (الانفال: ۵۸)۔

اسی طرح ایک لمبی حدیث کے اندر صحیح مسلم میں سیدنا بریدہ بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غداری نہ کرو۔ اور ایک حدیث کے اندر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر دی ہیکہ غداری کرنے والوں کے لئے بروز قیامت غداری کا جھنڈا گاڑا جائے گا، جیسا کہ اس حدیث کے اندر وارد ہوا ہے:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ: هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ".

ترجمہ: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عہد توڑنے والے کے لیے قیامت میں ایک جھنڈا اٹھایا جائے گا اور پکارا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی دغابازی کا نشان ہے۔“ (صحیح بخاری: ۶۱۷۸)۔

یعنی پوری انسانیت کے سامنے اسے ذلیل ورسوا کیا جائے گا۔

امام نووی رحمہ اللہ نے شرح صحیح مسلم کے اندر اس حدیث کی شرح میں غداری کی حرمت پر اجماع نقل کیا ہے، مگر ان خوارج نے کتاب وسنت اور اجماع سلف کی مخالفت کی ہے، یہ غدار اور خائن ہیں، اور یہ منافقین کی نشانی ہے جیسا کہ اس حدیث کے اندر وارد ہوا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَلَّةٌ مِنْهُنَّ، كَانَتْ فِيهِ خَلَّةٌ مِنْ نِفَاقٍ حَتَّى يَدَعَهَا، إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ "، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ: وَإِنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ، كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ.

ترجمہ: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس میں چار باتیں ہوں گی، وہ تو پکا منافق ہے اور جس میں ان چاروں میں سے ایک خصلت ہوگی تو اس میں نفاق کی ایک ہی خصلت ہے، یہاں تک کہ اس کو چھوڑ دے، ایک تو یہ کہ جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ دوسرے یہ کہ جب اقرار کرے تو اس کے خلاف کرے، تیسرے یہ کہ جب وعدہ کرے تو پورا نہ کرے، چوتھے کہ کہ جب جھگڑا کرے تو ناحق چلے اور طوفان جوڑے۔“ (صحیح مسلم:٥٨)۔

-اسی طرح اس منحرف گروہ کے اصولوں میں سے محکم نصوص کو چھوڑ کر متشابہ نصوص کے پیچھے پڑنا ہے:

محکم جو کہ صرف ایک ہی وجہ کو محتمل ہوتا ہے اسے یہ چھوڑ کر متشابہ نصوص جو کہ کئی وجوہ کے محتمل ہوتے ہیں انہیں کے پیچھے بھاگ جاتے ہیں، اور اہل سنت والجماعہ کے نزدیک متشابہ کو محکم پر محمول کیا جاتا ہے، جبکہ یہ محکم نصوص کو چھوڑ کر متشابہ نصوص کے پیچھے پڑے رہتے ہیں امام

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

آجری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب الشریعہ کے اندر کہا کہ حروری خوارج کی نشانیوں میں سے یہ صفات بھی ہیں جنکا ذکر اللہ نے اس آیت میں کیا ہے:(هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ) ترجمہ: وہی ہے جس نے تم پر یہ کتاب اتاری، جس میں سے کچھ آیات محکم ہیں، وہی کتاب کی اصل ہیں اور کچھ دوسری کئی معنوں میں ملتی جلتی ہیں، پھر جن لوگوں کے دلوں میں تو کجی ہے وہ اس میں سے ان کی پیروی کرتے ہیں جو کئی معنوں میں ملتی جلتی ہیں، فتنے کی تلاش کے لیے اور ان کی اصل مراد کی تلاش کے لیے۔(آل عمران:۷)۔

اور اس صفت سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی امت کو منع کیا ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے خوارج کے بارے میں کہا کہ یہ محکم نصوص پر ایمان لاتے ہیں مگر متشابہ نصوص کے پاس بھٹک جاتے ہیں۔(الآجری فی الشریعہ)۔

یہ متشابہ نصوص کے پیچھے پڑتے ہیں اور محکم نصوص سے منہ موڑ لیتے ہیں، اور اس اصول میں گمراہی کی وجہ سے ہی انھوں نے کفار کے بارے میں نازل کردہ آیات کو مسلمانوں پر فٹ کر دیتے ہیں، یہ خوارج کی تاریخ میں معروف ہے۔

-آخر میں انکی ایک صفت اور بتاتا چلوں کہ یہ لوگوں کو اپنا زہد وعبادت خوب دکھاتے ہیں جب کہ فی الواقع یہ سب سے بڑے دنیا پرست ہوتے ہیں، اور انھوں نے خود اپنے آپ کو ایکسپوز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا ہے کہ یہ بڑے حریص اور دنیادار ہوتے ہیں۔

انکی عبادت صرف لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے ہوتی ہے، کیونکہ یہ اس میں شرعی دلیلوں کی مخالفت کرتے ہیں پھر دلیلوں کی مخالفت کے ساتھ عبادت کیسی ؟!

یہ گرچہ کتاب وسنت اور اجماع کی بات کرتے ہیں لیکن ان سب کو حجت نہیں مانتے۔ پھر کہاں ہے انکی عبادت؟

عبادت ان کے یہاں دراصل خواہشات نفس کی پیروی کرنا ہے، جسے یہ اچھا مان لیں وہ اچھا ہے اور جسے یہ قبیح مان لیں وہ قبیح ہے جیسے کہ معاصر معتزلہ عقلانی کرتے ہیں۔

خوارج اور انکے اصولوں کے تعلق سے یہ چند باتیں تھیں۔

وصلی اللہ و بارک علی نبینا محمد و علی آلہ وسلم۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "